گناہوں کی نحوست

08-December-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نیّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نیّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نیّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا بِہَا مَلَکٌ مُوَکَّلٌ بِہَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْہَا

یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درودِ پاک کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔ (معجم کبیر، ۸/۱۳۴، رقم: ۷۶۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔ [1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! ہم مسلمان ہیں اور ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد اپنے ربّ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے اور اپنی زندگی بھر کے اعمال کا حساب دینا ہے۔ نیکی اور گناہ کے دونوں راستے ہمارے سامنے ہیں، اب فیصلہ ہمیں کرنا ہے کہ فرمانبرداری کے راستے پر چلتے ہوئے اللہ پاک کی خوشی ہمیں مطلوب ہے یا گناہوں میں مشغول ہو کر اللہ پاک کی ناراضی مول لینا چاہتے ہیں، یاد رکھئے! نیکی کے راستے پر چلیں گے تو رضائے رب الانام کے ساتھ ساتھ بے شمار برکتوں سے بھی نوازے جائیں گے اور اگر گناہوں کے راستے کو اپنائیں گے تو ربّ کی نافرمانی اور گناہوں کی نحوست کے سبب لعنت کا طوق ہمارا مقدّر بن جائے گا۔ آج کے بیان میں گناہوں کی نحوست کے بارے میں سنیں گے۔ آیئے پہلے دو واقعات سنتے ہیں:

نمازی پر عذابِ الٰہی:

حضرت عبداللہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں چاند کی ابتدائی راتوں میں قبرستان کے پاس سے گزرا تو میں نے ایک شخص کو قبر سے نکلتے ہوئے دیکھا وہ زنجیر کھینچ رہا تھا پھر میں نے دیکھا کہ ایک اور شخص

[1] ... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

اس زنجیر کو پکڑے ہوئے ہے اس دوسرے نے باہر نکلنے والے شخص کو اپنی طرف کھینچا اور اسے قبر میں لوٹا دیا، پھر میں نے اسے اس مردے کو مارتے ہوئے دیکھا اور مردہ کہہ رہا تھا: کیا میں نماز نہیں پڑھتا تھا؟ کیا میں جنابت سے غسل نہیں کرتا تھا؟ کیا میں روزے نہیں رکھتا تھا؟ تو اس مارنے والے نے جواب دیا: ہاں! کیوں نہیں (تُو واقعی یہ کام تو کرتا تھا) مگر جب تُو تنہائی میں گناہ کیا کرتا تھا تو اس وقت اللہ پاک سے نہیں ڈرتا تھا۔

شبِ قدر میں بھی عذاب:

حضرت ابن حجر ہیتمی مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اسی طرح کا ایک واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا تھا، ہوا یوں کہ جب میں چھوٹا تھا تو پابندی سے اپنے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی قبر پر حاضری دیا کرتا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ رمضانُ المبارک میں نمازِ فجر کے فوراً بعد قبرستان گیا، غالباً وہ رمضان کا آخری عشرہ بلکہ شبِ قدر تھی، اس وقت قبرستان میں میرے علاوہ کوئی نہ تھا بَہر حال ابھی میں نے اپنے والد صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی قبر کے قریب بیٹھ کر قرآنِ پاک کا کچھ حِصّہ ہی پڑھا تھا کہ اچانک شدید آہ و بُکا اور رونے دھونے کی آواز سنی، رونے والا بار بار "آہ! آہ! آہ!" کہہ رہا تھا، چونے سے تیار شدہ چمکدار سفید قبر سے نکلنے والی اس آواز نے مجھے گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تو میں قراءت چھوڑ کر وہ آواز سننے لگا۔ میں نے قَبر کے اندر سے عذاب کی آواز سنی، عذاب میں مبتلا شخص اس طرح آہ وزاری کر رہا تھا جسے سننے سے دل میں قَلَق (بے قراری) اور گھبراہٹ پیدا ہو رہی تھی، میں کچھ دیر تک وہ آواز سنتا رہا پھر جب دن خوب روشن ہو گیا تو وہ آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔ پھر جب ایک شخص میرے قریب سے گزرا تو میں نے اس سے پوچھا: یہ کس کی قبر ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ فلاں کی قبر ہے۔ میں نے اس شخص کو بچپن میں دیکھا تھا، یہ کثرت سے مسجد آتا جاتا، نمازوں کو اپنے اوقات میں ادا کرتا اور بے جا گفتگو سے پرہیز کیا کرتا تھا، میں نے چونکہ اسے دیکھا ہوا تھا، لہٰذا اسے پہچان گیا، لیکن اس شخص کی اس

موجودہ حالت نے مجھ پر بہُت گہرا اثر ڈالا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ اس نے زِنْدَگی میں اعمالِ صالحہ کو مَحْض اپنا ظاہِری لبادہ بنا رکھا تھا، اس کے بعد میں نے اس کے اَحوال کی حقیقت جاننے والوں سے اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی تو لوگوں نے مجھے بتایا: وہ سُود کھایا کرتا تھا اور ایک تاجِر تھا، جب بوڑھا ہوا اور اس کے پاس مال کم رہ گیا تو اس کا ظالِم اور خبیث نفس اپنی باقی زِنْدَگی میں اس جَمْع شُدہ پُونجی سے گزارا کرنے پر راضی نہ ہوا اور شیطان نے اس کے دل میں سُود کی مَحبَّت کو آراستہ کیا تاکہ اس کے مال میں کمی نہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ وہ رَمَضان بلکہ شبِ قدر میں بھی اس دردناک عذاب سے دوچار ہے۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، ۱/ ٦٩)

گناہ خلوت میں ہو یا جلوت میں گناہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا گناہ تَنہائی میں کیا جائے یا سب کے سامنے، گناہ ہی ہوتا ہے اور اللہ پاک اپنی نافرمانی کرنے والے بندوں پر سخت غضب فرماتا ہے۔ غور فرمایئے! مذکورہ حکایات میں یہ وہ لوگ تھے جو ظاہری طور پر تو نیک تھے مگر چھپ کر گناہ کرتے تھے جس کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوئے اور ایک ہم ہیں کہ عَلَی الِاعلان گناہ کرتے پھرتے ہیں اور ذرا نہیں شرماتے، ہمارا کیا بنے گا؟

آہ! ذرا سوچئے تو سہی! اگر یُونہی گناہ کرتے کرتے قبر میں اتر گئے اور ہم پر عذاب مسلط کر دیا گیا تو ہم کیا کریں گے؟ اگر سانپ بچھوؤں نے کفن پھاڑ کر ہمارے جسم پر قبضہ جما لیا تو کہاں جائیں گے؟ قبر کی دیواریں ملنے سے ہماری پسلیاں ٹوٹ پھوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو گئیں تو کیسی شدید تکلیف ہو گی؟ ایک پتھر کی چوٹ تو برداشت ہوتی نہیں اگر فرشتوں نے ہتھوڑے برسانے شروع کر دیئے تو ان نازک ہڈیوں کا کیا بنے گا؟ گناہوں کے سبب ربّ کریم کی ناراضی کی صُورت میں ہونے والے ان

عذابات کو ذرا تَصَوُّر میں تو لایئے... اور پھر فیصلہ کیجئے کہ ہمارا گناہوں سے بچنا آسان ہے یا ان عذابات کو سہنا۔۔! یقیناً ہم میں سے کوئی بھی ان عذابوں کی تاب نہیں رکھتا تو آیئے ابھی وقت ہے توبہ کرلیجئے خود کو گناہوں سے بچاتے ہوئے اللہ پاک کی اطاعت اور فرمانبرداری میں زِندَگی کے ایام بَسَر کیجئے کہ اسی میں کامیابی ہے۔

حضرت ابن حجر ہیتمی مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا ایک فرمان کچھ یوں نقل فرماتے ہیں: اے گناہ گار! تُو گناہ کے انجامِ بد سے کیوں بے خوف ہے؟ حالانکہ گناہ کی طلب میں رہنا گناہ کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے، تیرا دائیں، بائیں جانب کے فرشتوں سے حَیانہ کرنا اور گناہ پر قائم رہنا بھی بہت بڑا گناہ ہے یعنی توبہ کئے بغیر تیرا گناہ پر قائم رہنا اس سے بھی بڑا گناہ ہے، تیرا گناہ کرلینے پر خوش ہونا اور قہقہہ لگانا اس سے بھی بڑا گناہ ہے حالانکہ تُو نہیں جانتا کہ اللہ پاک تیرے ساتھ کیا سلوک فرمانے والا ہے؟ اور تیرا گناہ میں ناکامی پر غمگین ہونا اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ گناہ کرتے ہوئے تیز ہوا سے دروازے کا پردہ اٹھ جائے تو تُو ڈر جاتا ہے مگر اللہ پاک کی اس نظر سے نہیں ڈرتا جو وہ تجھ پر رکھتا ہے تیرا یہ عمل اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ (الزواجر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، ۱/۲۷)

مظلوم اور دکھیارے فائدے میں:

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت شیخ ابوطالب مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ **قُوتُ القُلوب** میں فرماتے ہیں: زیادہ تر (اپنے نہیں بلکہ) دوسروں کے گناہ ہی دوزخ میں داخِلے کا باعِث ہوں گے جو (حقوقُ العِباد تَلَف کرنے کے سبب) انسان پر ڈال دیئے جائیں گے۔ نیز بے شمار افراد (اپنی نیکیوں کے سبب نہیں بلکہ) دوسروں کی نیکیاں حاصِل کرکے جنَّت میں داخِل ہوں گے۔ (قوت القلوب، الفصل السابع والثلاثون فی شرح الکبائر، ۲/۲۵۳)

ظاہر ہے دوسروں کی نیکیاں حاصِل کرنے والے وُہی ہوں گے جن کی دنیا میں دِل آزاریاں اور حق

تلفیاں ہوئی ہوں گی۔یوں بروزِ قیامت مظلوم اور دُکھیارے فائدے میں رہیں گے۔

مکتبۃ المدینہ کی کتاب آنسوؤں کا دریا صَفْحَہ 48 پر حضرت امام ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کب تک (نیک) اعمال میں سستی کرو گے ؟ اور کب تک جھوٹی خواہشات کی تکمیل کی حرص رکھو گے ؟ تم مہلت سے دھوکا کھاتے ہو اور موت کے حملے کو یاد نہیں کرتے ہو ، جسے تم نے جنا ہے (یعنی اولاد) وہ مٹی کے لئے ہے اور جو کچھ تعمیر کیا ہے (یعنی مکان وغیرہ) وہ ویران ہونے کے لئے ہے اور جو کچھ تم نے جمع کیا ہے (یعنی مال و دولت) وہ ختم ہونے کے لئے ہے اور تمہارے عمل قیامت کے دن کے لئے ایک اعمال نامے میں محفوظ ہیں۔ (بحر الدموع، ص ۳۰)

خوفِ گناہ ہو تو ایسا!

پیارے اسلامی بھائیو! آہ! جہنّم کا خوفناک عذاب!! گناہوں سے کنارہ کشی نہایت ہی ضَروری ہے ورنہ سخت سخت آزمائش کا سامنا ہو سکتا ہے۔ ہمیں اپنے گناہوں پر ندامت ہونی اور اس کی وجہ سے دَہشَت کھانی چاہئے۔ کاش! نصیب ہو جائے! اِس ضِمْن میں ایک حِکایت سنئیے: ایک مرتبہ عابِدین (عبادت گزاروں) کا ایک قافِلہ جس میں حضرت عَطاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بھی موجود تھے سفر پر چلا، کثرتِ عبادت کے سبب اُن عابِدین کی آنکھیں اندر کی طرف ہو گئی تھیں، پاؤں سوج گئے تھے اور خربوزے کے چھلکوں کی طرح کمزور ہو گئے تھے، محسوس ہوتا تھا گویا ابھی ابھی قبروں سے نکل کر آئے ہیں، راہ میں ایک عابِد بے ہوش ہو گئے اور سخت سردی کے باوُجُود اُن کے سر سے بَسَببِ دَہشت پسینہ ٹپکنے لگا، ہوش آنے کے بعد لوگوں کے اِستِفسار پر بتایا: جب میں اس جگہ سے گزرا تو مجھے یاد آیا کہ فُلاں روز اِس مقام پر میں نے گناہ کیا تھا، اِس خیال سے میرے دل میں حسابِ آخِرت کی دَہشَت طاری ہو گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ (احیاء العلوم، ۴/۲۲۹، ملخصا)

پہلی امّتوں پر عذاب آنے کا سبب:

پیارے اسلامی بھائیوں! ہم سے پہلی امّتوں پر عذاب آنے کا سبب یہ تھا کہ انہیں جس کام کے کرنے کا حکم دیا جاتا وہ اسے چھوڑ دیتے اور جس کام سے بچنے کا کہا جاتا اس میں جا پڑتے تھے چنانچہ مروی ہے کہ جب حضرت حذیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عرض کی گئی: کیا بنی اسرائیل نے اپنا دین چھوڑ دیا تھا جس کی وجہ سے انہیں مختلف قسم کے دردناک عذابوں میں مبتلا کیا گیا مثلاً ان کی صورتیں بگاڑ کر انہیں بندر و خنزیر بنا دیا گیا اور اپنے آپ کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ جب انہیں کسی چیز کا حکم دیا جاتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کسی کام سے روکا جاتا تو (انجام کی پرواکئے بغیر) اسے کر گزرتے یہاں تک کہ وہ اپنے دین سے اس طرح نکل گئے جیسے آدمی اپنی قمیص سے نکل جاتا ہے۔ (گناہوں کی نحوست، ص ۳۱)

آج ہم ذرا غور کریں، اپنے اعمال کا جائزہ لیں تو ہماری حالت گزری ہوئی قوموں سے بھی ابتر نکلے گی، کیا ہم اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی خلاف ورزی نہیں کرتے؟ کیا ہم نمازیں ترک نہیں کرتے؟ کیا ہم بلاوجہ روزے نہیں چھوڑتے؟ کیا ہم صاحبِ حیثیت ہونے کے باوجود زکوۃ کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں؟ کیا ہم ماں باپ کو نہیں ستاتے؟ کیا ہم دوسروں کے حقوق کو پامال نہیں کرتے؟ کیا ہم منع کردہ کاموں میں نہیں پڑے ہوئے؟ کیا ہمارے معاشرے میں گناہوں کا بازار گرم نہیں ہے؟ غیبت، چغلی، گالی گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے، رشوت، کاروبار میں جھوٹ دھوکہ دہی وغیرہ وغیرہ گناہ ہمارے معاشرے میں عام نہیں ہیں؟ ہیں بالکل ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ آج کل ہم لوگ طرح طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں میں گرفتار ہیں، کوئی بیمار ہے، کوئی قرضدار ہے، کوئی تنگدست و بے روزگار ہے، کوئی گھریلو پریشانیوں کا شکار ہے جو مالدار ہے وہ مال اور اپنی جان کی حفاظت کے لئے

پریشان ہے اور جس کے پاس مال نہیں ہے وہ ٹینشن کا شکار ہے، الغرض ہر بندہ کسی نہ کسی مصیبت میں گرفتار ہے یقیناً یہ سب ہمارے گناہوں کی نحوست ہے اگر آپ ان ساری پریشانیوں اور مصیبتوں سے خود کو بچانا چاہتے ہیں تو فوراً گناہوں سے توبہ کر کے قرآن وسنت کے احکامات پر عمل کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اپنے آپ کو اور اپنے دوست احباب و دیگر رشتہ داروں کو گناہوں سے بچانے کے لیے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو اپنا لیجئے۔ کیونکہ دعوتِ اسلامی زندگی کے ہر موڑ پر عاشقانِ رسول کو اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی سے بچنے کا درس دے رہی ہے اور یہ بات ہر مسلمان تک پہنچانے کے لیے اپنی بھرپور کوششیں کر رہی ہے کہ ایک لمحے کا کروڑواں حصّہ بھی جہنّم کا عذاب کوئی برداشت نہیں کر سکتا، لہٰذا ہر دم گناہوں سے بچنے کی کوشش اور جنّتُ الفِردوس میں بے حساب داخلے کی فکر کرنی چاہئے۔

نیک عمل نمبر 28 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیو! خود کو گناہوں سے بچانے اور نیک اعمال کا عادی بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور 12 دینی کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے ان شاء اللہ اس کی برکت سے نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پندرہویں صدی کی عظیم علمی و رحانی شخصیت شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ہمیں اس پُر فتن دور میں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل "72 نیک اعمال" بصورت سوال جواب عطا فرمائے ہیں اس رسالے کو روزانہ پُر (یعنی Fill) کرنے کو اپنا معمول بنا لیجئے، ان شاء اللہ آپ خود اپنے اندر مثبت تبدیلی محسوس کریں گے ۔ شیخ طریقت اَمیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا

کردہ "72 نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر 28 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے معاذاللہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (کاش روزانہ کم از کم 70 بار اِستِغفار مثلاً 70 بار اَستَغفِرُ اللہ پڑھنا نصیب ہو جائے۔)

دل پر سیاہ نُقطہ

حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے: جب کوئی اِنسان گُناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پر ایک سِیاہ نُقطہ بن جاتا ہے، جب دوسری بار گُناہ کرتا ہے تو دُوسرا سِیاہ نُقطہ بنتا ہے، یہاں تک کہ اُس کا دِل سِیاہ ہو جاتا ہے۔ نتیجۃً بَھلائی کی بات اُس کے دِل پر اَثر انداز نہیں ہوتی۔" (الدُّرُّ المَنثور ج۸ص۴۴۶) اب ظاہِر ہے کہ جس کا دِل ہی زَنگ آلُود اور سِیاہ ہو چُکا ہو، اُس پر بَھلائی کی بات اور نصیحت کہاں اَثر کرے گی؟ ماہِ رَمضان ہو یا غیرِ رَمضان ایسے اِنسان کا گُناہوں سے باز و بیزار رہنا نہایت ہی دُشوار ہو جاتا ہے۔ اُس کا دِل نیکی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ اگر وہ نیکی کی طرف آ بھی گیا تو بسا اَوقات اُس کا جی اِسی سِیاہی کے سَبَب نیکی میں نہیں لگتا اور وہ سُنَّتوں بھرے دینی ماحول سے بھاگنے ہی کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اُس کا نَفس اُسے لمبی اُمّیدیں دِلاتا، غفلت اُسے گھیر لیتی اور وہ بدنصیب سُنَّتوں بھرے دینی ماحول سے دُور جا پڑتا ہے۔

دل کی سیاہی کا علاج:

پیارے اسلامی بھائیو! اِس سِیاہ قَلبی کا عِلاج ضَروری ہے اور اِس کے عِلاج کا ایک مُؤَثِّر ذَرِیعہ پیرِ کامِل بھی ہے یعنی کسی ایسے بُزرگ کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا جائے جو پرہیز گار اور سُنَّت کا پیکر ہو، جس کی زِیارت خُدا پاک و مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد دِلائے، جس کی باتیں صَلٰوۃ و سُنَّت کا شَوق اُبھارنے والی ہوں، جس کی صحبت موت و آخِرت کی تیّاری کا جذبہ بڑھاتی ہو۔ اگر ایسا پیرِ کامِل مُیَسَّر آجائے تو اِنْ شَآءَ اللہ دل کی سِیاہی کا ضَرور عِلاج ہو جائے گا۔ (فیضانِ سنت، ص:۹۲۰) اور یہ اللہ کریم کا خاص

کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی اِصلاح کے لیے اپنے اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذَرِیعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** (اِنۡ شَآءَ اللہ) فی زمانہ مُرشدِ کامل کی ایک مثال شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ ہیں، جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زِندگیوں کو بدل کے رکھ دیا۔ جو اسلامی بھائی کسی کے مُرید نہ ہوں اُن کی خِدمت میں مشورتاً عرض ہے! کہ اپنی دنیاو آخرت کی بہتری کے لئے اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ کے عظیم بُزرگ اور عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے مُرید ہوجائیں۔ یقیناً مُرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنۡ شَآءَ اللہ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ کیا خَبر کہ کب ان کی ایک نظر ہم پر پڑ جائے اور ہمارے ظاہر وباطن کے سب میل اور قلب وفکر کی تمام سیاہیاں دھوڈالے۔

یاد رکھئے! کسی شخص کو ہر وَقت گُناہوں میں مبتلا رہتا دیکھ کر اس کے بارے میں ہر گز ہر گز یہ کہنے کی اِجازت نہیں ہوگی کہ اس کے دِل پر مُہر لگ گئی یا اُس کا دل سِیاہ ہوگیا، جبھی نیکی کی دعوت اس پر اَثر نہیں کرتی۔ یقیناً اللہ پاک اس بات پر قادِر ہے کہ اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمادے جس سے وہ راہِ راسْت پر آجائے۔ اس لیے کسی کی ٹوہ میں پڑنے کے بجائے اپنے ظاہِر و باطن کو سنوارنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ کریم ہمارے دِل کی سِیاہی کو دُور فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ روحانی علاج:

پیارے اسلامی بھائیو! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کم وبیش

80 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک **"شعبہ روحانی علاج"** بھی ہے جو مریضوں اور پریشان حال اسلامی بھائیوں کی خیر خواہی میں مصروفِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ غمخواریِ اُمّت کے جذبے کے تحت اس شعبے کی طرف سے ہر ماہ تقریباً دولاکھ چوبیس ہزار (2,24,000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم وبیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریہ رِضائے الٰہی کے لئے بالکل مُفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ تعویذاتِ عطاریہ کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص عَلاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ پاکستان کے سارے صُوبوں کے سینکڑوں شہروں میں سینکڑوں بستے لگائے جارہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے علاوہ دِیگر مُمالک مَثَلاً ساؤتھ افریقہ، امریکہ، اِنگلینڈ، بنگلہ دیش اور ہند وغیرہ میں بھی تعویذاتِ عطّاریہ کے سینکڑوں بستوں (Stall) کی ترکیب ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیں اور دُنیا کے کھیل تماشوں میں وَقْت برباد کرنے کے بجائے اللہ پاک کی رِضا وخُوشنودی پانے کیلئے زِیادہ سے زِیادہ نیک اَعْمال کریں۔ کیونکہ ہمیں یہ زِنْدگی کھیل کُود اور تَفْرِیح کے لئے نہیں بلکہ ایسے کام کرنے کیلئے دی گئی ہے جن کی بجا آوری سے رِضائے رَبُّ الاَنام حاصِل ہو۔ چُنانچہ،

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک دُنیا میٹھی اور سَر سبز ہے اور اللہ پاک اس (دُنیا) کی تم کو خِلافت دینے والا ہے پس دیکھتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ النساء، ج۴ص۳۵۷حدیث ۴۰۰۰)

پس یاد رکھئے! موت کے بعد ہر شخص اپنی کرنی کا پھل پائے گا، اگر دُنیا میں اچھے اَعمال کئے ہوں گے تو اس کی جَزا پائے گا اور اگر خُدا نخواستہ نَفْس وشیطان کے بہکاوے میں آکر زِنْدگی گُناہوں میں بَسر کی تو جہنّم

کی سَزا کا مُستَحِق ٹھہرے گا۔ جیسا کہ پارہ 30 سُوْرَۃُ الزِّلْزَال کی آیت نمبر 7 اور 8 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗؕ(۷) وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۠(۸)	ترجَمۂ کنزالعرفان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر بُرائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔

یقیناً عقل مَنْد وہی ہے جس کے دل و دِماغ میں گُناہوں کی تباہ کاریاں راسِخ ہوں اور وہ خُود کو نہ صِرف ان سے بچائے بلکہ نیکیاں کر کے اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرے، مگر اَفْسوس! صَد اَفسوس! دین سے دُوری اور اِسْلامی مَعْلُومات کی کمی کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ چہار جانب گُناہوں کا بازار گرم ہے، جس طرف نَظر اُٹھایئے بے عَمَلی و بے راہ رَوی کا دَور دورہ ہے، حالانکہ اَحْکامِ خُداوَنْدی سے مُنہ موڑنے کا نتیجہ سِوائے تَباہی و بَربادی کے کچھ نہیں ہے۔

گُناہوں کے دس (10) نُقْصان:

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً گُناہوں سے کبھی بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ اس میں نُقْصان ہی نُقْصان ہے۔ گُناہوں میں کس قَدر نحوست ہے اس کی تباہی و بَربادی کا اَندازہ اس بات سے لگایئے۔ چُنانچہ

اَمِیْرُالْمُومنین حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ تم اللہ پاک کے اس فرمان سے ہر گز دھوکے میں نہ پڑنا:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَاۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا

(پ۸، الاعراف الانعام:۱۶۰)

ترجمہ کنز العرفان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی برائی لائے تو اسے صرف اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا۔

کیونکہ گناہ اگر چہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس بری خصلتیں لے کر آتا ہے: (1) جب بندہ گناہ

کرتا ہے تو اللہ پاک کو غضب دلاتا ہے اور وہ اسے پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔(2) گناہ کرنے والا ابلیس ملعون کو خوش کرتا ہے۔(3) جنّت سے دور ہو جاتا ہے۔(4) جہنّم کے قریب آجاتا ہے۔(5)وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔(6) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔(7) اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کراماً کاتبین کو ایذا دیتا ہے۔(8) وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روضہ مبارکہ میں رنجیدہ کر دیتا ہے۔(9) زمین وآسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنالیتا ہے۔(10) وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العالمین کی نافرمانی کرتا ہے۔(بحر الدموع، ص ۳۰)

پیارے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے آخرت کا نُقصان اور عذابِ جہنّم کی سَزاؤں اور قَبْر میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہونا تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھئے گناہوں کی نحوست سے آدمی کو دنیا میں بھی طرح طرح کے نقصان پہنچتے رہتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:(1) روزی کم ہو جانا(2) بلاؤں کا ہجوم (3) عمر گھٹ جانا(4) دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا(5) عبادتوں سے محروم ہو جانا(6) عقل میں فتور پیدا ہو جانا(7) لوگوں کی نظروں میں ذلیل وخوار ہو جانا(8) کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا(9) نعمتوں کا چھن جانا(10) ہر وقت دل کا پریشان رہنا(11) اچانک لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا(12) اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، نبیوں اور نیک بندوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا(13) چہرے سے ایمان کا نور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا(14) شرم وغیرت کا جاتا رہنا۔(15) ہر طرف سے ذلتوں، رسوائیوں اور ناکامیوں کا ہجوم ہو جانا(16) مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا وغیرہ وغیرہ گناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دنیاوی نقصان ہوا کرتے ہیں۔(جنتی زیور، ص ۱۴۳)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ گناہوں کے دنیاوی نقصان بھی کتنے زیادہ ہیں، بیمار ہو جانا، صحت خراب ہو جانا، عبادت سے محروم ہو جانا، عقل میں فتور آجانا، ہر وقت ٹینشن میں رہنا یہ

اگر ہم غور کریں تو بہت سے لوگ ان چیزوں میں مبتلا ہیں مگر افسوس ہم سمجھتے ہیں کہ یہ چیزیں کسی اور وجہ سے ہیں حالانکہ یہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہیں لہٰذا ہمیں چاہیے کہ گناہوں سے اپنے آپ کو بچائیں اور دنیاوی واُخروی نقصانات سے بچ سکیں یاد رکھیئے کہ دنیا کی تکلیف تو جیسے تیسے برداشت ہو جائے گی مگر آخرت کا عذاب ہرگز ہرگز برداشت نہ ہو سکے گا۔ لہٰذا گناہوں سے پکی توبہ کر لیجئے اور آیندہ زندگی نیک اعمال میں گزارنے کی نیت کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صلَّی اللهُ علٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اب مختصراً چند گُناہ اوران کی نحوستیں اور ہلاکت خیزیاں سُنئے اور ان سے بچنے کا پکّا اِرادہ کیجئے۔ چُنانچہ ان میں سے ایک **جھوٹ** بھی ہے۔ یہ وہ گندی عادت ہے کہ دین و دُنیا میں جُھوٹے کا کہیں کوئی ٹھکانا نہیں۔ جھوٹا آدمی ہر جگہ ذَلیل و خوار ہوتا ہے اور ہر مجلس اور ہر انسان کے سامنے بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے، رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بندہ کامل مومن نہیں ہوتا جب تک مَذاق میں بھی جھوٹ بولنا اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے، اگرچہ سچا ہو۔ ("المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي ہريرة، الحديث: ۸۶۳۸، ج۳، ص۲۶۸) اسی طرح **غیبت** کی نحوست میں سے ہے کہ یہ بُرے خاتمے کا سبب ہے، بکثرت غیبت کرنے والے کی دُعا قبول نہیں ہوتی، غیبت سے نَماز روزے کی نُورانیَّت چلی جاتی ہے، غیبت کی نحوست کا اَندازہ اس فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے بھی لگایا جاسکتا ہے: اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت بدکاری سے بڑا گناہ ہے۔ (الترغیب والترہیب، ج۳، ص۳۳۱، حدیث: ۲۴) اسی طرح **چغلی** کے سبب بھی گھروں کی بربادی، آپس میں رنجشیں اور بغض و کینہ پرورش پاتا ہے اور ایسے شخص کو اللہ پاک بھی پسند نہیں فرماتا، حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ **اللہ** پاک کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو **اللہ** کریم یاد آجائے اور **اللہ** پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری

کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔(مسند احمد، ۶/ ۲۹۱، حدیث ۱۸۰۲۰) چُغلی کی طرح **گالی گلوچ** سے بھی فتنہ وفساد اور آپس میں نفرتیں جنم لیتی ہیں، خون ریزیاں، لڑائیاں اور بہت سی تباہ کاریاں رونما ہوتی ہیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔**(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، ، ج۳،ص۳۷۷، حدیث:۴۳۶۳) اسی طرح **حسد** بھی نہایت بُری خصلت اور گناہِ عظیم ہے حاسد کی ساری زِندگی جلن اور گھٹن کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے چین وسکون نصیب نہیں ہوتا، حسد نیکیوں کو اس طرح کھاجاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔یونہی **تکبُّر** کو دیکھا جائے تو اس کے سبب اللہ پاک ورسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی، مخلوق کی بیزاری، میدانِ محشر میں ذلّت ورُسوائی، رَبّ کی رحمت اور اِنعاماتِ جنّت سے محرومی اور جہنَّم کا حقدار بننے جیسے بڑے بڑے نُقْصانات کا سامنا ہوسکتا ہے۔ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی تکبُّر ہوگا وہ جنّت میں داخل نہ ہوگا۔**(مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، الحدیث:۱۴۷، ص۶۰)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ یہ گُناہ مُعاشرے میں کیسی کیسی بُرائیوں کو جَنم دیتے ہیں۔ لہٰذا گُناہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے جیسا کہ حضرت بلال بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: **گُناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کررہے ہو۔**(الزواجر عن اقتراف الکبائر، مقدمۃ فی تعریف الکبیرۃ، خاتمۃ فی التحذیر۔۔الخ، ۱/ ۲۷) لہٰذا اگر گُناہ کا اِرادہ کرتے وَقْت ہماری یہ مدنی سوچ بن جائے کہ میں جس رَبِّ کریم کی نافرمانی کررہا ہوں وہ تو مجھے ہر وَقْت ہر حال میں دیکھ رہا ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح کافی حد تک گُناہوں سے چھٹکارا نصیب ہوجائے گا۔

گناہوں سے بچنے کے چند طریقے:

پیارے اسلامی بھائیو! گناہوں سے چھٹکارا پانے کے لئے ہمیں چاہیے کہ ہم وہ کام کریں جو ہمیں گناہوں سے روکیں وہ کونسے کام ہیں آیئے اس بارے میں سنتے ہیں چنانچہ

فرمان باری تعالی ہے

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِؕ ترجمہ کنز العرفان: بیشک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے۔

(پ:۸، الاعراف:۱۶۰) (پ:۱۲، العنکبوت:۴۵)

صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْهِ اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت اَنَس رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سیِّدِ عالَم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا حضور سے اس کی شکایت کی گئی، فرمایا: اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی۔ چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔

داڑھی بھی گناہوں سے روکتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! داڑھی انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اتنی پیاری سنت ہے کہ اس کی برکت سے گناہوں سے بچا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْهِ فرماتے ہیں: داڑھی مرد کو بہت سے گناہوں سے روکتی ہے کیونکہ داڑھی سے مرد پر بزرگی آجاتی ہے اس کو بُرے کام کرتے ہوئے یہ غیرت ہوتی ہے کہ اگر کوئی دیکھ لے گا تو کہے گا کہ ایسی داڑھی اور تیرے ایسے کام۔ داڑھی کی بھی تجھ کو لاج نہ آئی اس خیال

سے وہ بہت سی چھچھوری باتیں اور کھلم کھلا برے کام سے بچ جاتا ہے یہ آزمائش ہے کہ نماز اور داڑھی بفضلہٖ تعالیٰ برائیوں سے روکتی ہے۔(اسلامی زندگی، ص ۹۲)

حضرت شقیق بلخی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں، ہم نے پانچ چیزوں کو پانچ میں پایا: (۱) گناہوں کے علاج کو نمازِ چاشْتْ میں (۲) قبر کی روشنی کو تہجّد میں (۳) منکر نکیر کے جوابات کو تلاوتِ قرآن میں (۴) پل صراط پر سے سلامت گزرنے کو روزہ اور صدقہ و خیرات میں (۵) حشر میں سایۂ عرش پانے کو گوشہ نشینی میں۔(ملخّصاً من شرح الصّدور، باب فتنۃ القبر... الخ، فصل فیہ فوائد، ص ۱۴۷)

حَیا بھی گناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ چنانچہ کسی بُزرگ (بُ۔زُرْ۔گ) نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی (جس کا خُلاصہ یہ ہے کہ) جب گناہ کرتے ہوئے تجھے آسمان وزمین میں سے کسی سے (شرم وحیا) نہ آئے تو اپنے آپ کو چوپایوں میں شمار کر۔(باحیانوجوان، ص ۵۸)

گُناہوں سے بچنے کی عادت بنانے کے لئے گناہوں سے بچنے کے فضائل، ان کے نُقصانات اور اُخروِی سزاؤں کا مُطالَعہ کرتے رہنا چاہئے۔ نیز مختلف تکالیف اور اَذِیَّت دِہ اَشیاء کو دیکھ کر عِبرت بھی حاصِل کرنی چاہئے کہ مَیں نے جو فُلاں گناہ کیا ہے اگر اُس کی پاداش میں مجھے دنیا ہی میں اِس طرح کی تکلیف (جیسے آگ میں جلنے، سانپ بچھو وغیرہ کے ڈسنے) میں مبتلا کر دیا گیا جو قبر و جہنّم کے عذاب کی تکلیف سے کہیں زِیادہ ہلکی ہے جسے میں برداشت نہیں کر سکتا تو دوزخ کا دَرْدناک عذاب کیسے برداست کروں گا؟

گُناہوں سے نَفْرت کرنے اور چُھٹکارا پانے کا ایک بہترین ذَرِیْعہ کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہونا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج کے اس پُرفِتَن دَور میں دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول، اللہ پاک کی عظیم نعمت ہے۔ آپ بھی دینی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ گناہوں سے نفرت، نیکیوں سے محبت کے ساتھ ساتھ دُنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ۱/۵۵ حدیث ۱۷۵)

تعظیمِ سادات کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! تعظیمِ سادات کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) فرمایا: جو میرے اہلِ بَیت میں سے کسی کے ساتھ اچھّا سُلوک کرے گا، میں روزِ قِیامت اِس کا بدلہ اُسے عطا فرماؤں گا۔ (جامع صغیر، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱) (2) فرمایا: جو شخص اَولادِ عَبْدُ الْمُطَّلِب میں سے کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی (بھلائی) کرے اُس کا بدلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روزِ قِیامت مجھ سے مِلے گا۔ (تاریخ بغداد، ۱۰/ ۱۰۲، حدیث: ۵۲۲۱) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۲۷۷) ☆ساداتِ کرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رسُولِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص ۷)

اعلان:

تعظیمِ سادات کے بارے میں بقیہ اہم مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان مدنی پھولوں کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیة عشرۃ، ص ۶۵

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا :اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ کریم پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 08 دسمبر 2022ء (1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ
تعظیمِ سادات کے بقیہ مدنی پھول

1…الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

☆ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔ (الشِّفا، الباب الثالث فی تعظیم امرہ، فصل ومن اعظامہ...الخ، ص ۵۲، الجزء: ۲)۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆ تعظیم کے لیے نہ یقین درکار ہے اور نہ ہی کسی خاص سند کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔ (سادات کرام کی عظمت ص۱۴) ☆ اگر کوئی بد مذہب سیِّد ہونے کا دعویٰ کرے اور اُس کی بدمذہبی حدِّ کفر تک پہنچ چکی ہو تو ہرگز اس کی تعظیم نہ کی جائے گی۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۷) ☆ جو واقع میں سیِّد نہ ہو اور جان بوجھ کر سید بنتا ہو وہ ملعون (لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۶) ☆ سادات کی تعظیم حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۲۳ ماخوذا)۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۸) ☆ استاد بھی سیِّد کو مارنے سے پرہیز کرے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۸۴) ☆ ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازم رکھا جا سکتا ہے جس میں ذِلّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلّت والے کاموں میں انہیں ملازم رکھنا جائز نہیں۔ (سادات کرام کی عظمت، ص۱۲) ☆ سیِّد کی بطورِ سیِّد یعنی وہ سیِّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ برے معاشرے میں اپنے اور اپنے گھر والوں کیلئے دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "برے معاشرے میں اپنے اور اپنے گھر والوں کیلئے دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبِّ نَجِّنِی وَاَھْلِی مِمَّا یَعْمَلُوْنَ۔

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے اعمال سے محفوظ رکھ۔ (فیضانِ دعا، ص260)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھّے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اَوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر

ذاتی دوستی ہے ؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہوجانے پر (بلا مصلحتِ شرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ الله کوئی بُرائی صادِر ہوجائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟ یا مَعَاذَ الله بِلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے ؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی الزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟ (53) زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟ (54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا اِمامِ مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد